بسم اللہ الرحمن الرحیم

جزاءُ الصِّدقِ

سچّائی کا بدلہ

قَدَرْتُ میں نے اندازہ کیا، واحد متکلم فعل ماضی باب ضرب، مُوْلَعٌ، فریفتہ اسم مفعول باب افعال، اَلْعِوَضُ، بدلہ، اَلْحَصْدُ، فصل کاٹنا، مصدر، اَلتَّلَفُ برباد ہونا، حَاصِلٌ، پیداوار، فصل، اسم فاعل، قُصَّ، تم بیان کرو، واحد امر حاضر باب نصر،

ایک کسان اپنے شکار کے فریفتہ ایک مالدار پڑوسی کے پاس گیا، اور اس سے اس بربادی کی شکایت کی جو اس کے کھیت کے گیہوں کو اس کے اندر اس کے کتے کے بکثرت داخل ہونے کی وجہ سے ہوئی۔

پڑوسی نے کہا، واقعتًا اے دوست! میرے کتے تمہارے کھیت میں اکثر داخل ہوئے ہیں اور بسا اوقات کچھ نقصان کا سبب بنے ہیں، اور میں تمہارے نقصان کا بدلہ دینے کے لئے تیار ہوں۔

کسان نے کہا کہ جب میں نے اس تباہی کو دیکھا جو میرے کھیت میں ہوئی تو میں نے نقصان کا اندازہ کرنے کے لئے اپنے ایک دوست کو بلایا اور ہم نے دیکھا کہ وہ بیس گرنیوں تک ہوئی ہے اور جو عوض اس نے طلب

کیا مالدار نے اسے دیدیا۔

اور جب فصل کاٹنے کا وقت آیا تو کسان نے پایا کہ جس حصے کو وہ برباد خیال کر رہا تھا بہترین پیداوار لایا، وہ مالدار کے پاس گیا اور اسے حقیقتِ حال کا علم کرایا اور کہا کہ وہ نقد واپس کرنے آیا ہے کیونکہ اس میں اپنا کوئی حصہ نہیں سمجھتا، مالدار نے کہا کہ یہی ایک شخص اور دوسرے شخص میں ہونا چاہیے، پھر دوسرے کمرے میں گیا اور واپس آیا اور اس کے ساتھ نقد کا پانچ گنا تھا اور کسان کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھایا کہ اس نقد کو ذخیرہ کرو یہاں تک کہ تمہارا بیٹا اکیس سال کا ہوجائے اور اس وقت اس کے سپرد کردینا اور اس سے سارا قصہ بیان کردینا۔

اَلْخُفَّاشُ چمگادڑ

اَلْخُفَّاشُ:۔ چمگادڑ، شب پرہ ج خفافیش یطوف، پھرتا ہے واحد مذکر غائب باب نصر، یاُرَیٰ، تعجب ہے، الثدی، پستان، ینشب، ناخن دھنساتا ہے، باب افعال سے، اَلْجُرْذَانُ، چوہے، واحد جُرْذٌ، یمتص چوستا ہے، باب افتعال،

رات میں پرندے کے مشابہ ایک جانور اڑتا ہے جس کے آواز نہیں ہوتی اور نہ اس کے اڑنے کی اور کبھی مکانوں میں داخل ہوجاتا ہے اور ہر کمرے میں پھرتا ہے اور جب روشنی پاتا ہے تو بڑی تیزی سے باہر نکل جاتا ہے یہ کون سا جانور ہے تعجب ہے۔

یہی چمگادڑ ہے، اس کے باریک مضبوط چمڑے کے پر ہوتے ہیں۔ جس میں پنکھ نہیں ہوتے اور وہ اپنے بچے پیدا کرتا ہے اور اپنا دودھ پلاتا ہے

اس لئے وہ پرندہ نہیں ہے بلکہ وہ پستان دار جانور ہے۔

اور یہ جانور رات ہی میں اڑتا ہے، کیونکہ دن کی روشنی اس کی دونوں آنکھوں کو تکلیف دیتی ہے اس لئے دیکھ نہیں پاتا۔ لیکن سننے میں تیز ہے اور اسکے لئے اس کے دو بڑے کان ہیں اور اس کے دونوں پاؤں میں انگلیاں اور ٹیڑھے ناخن ہیں جنہیں کسی لکڑی یا کسی درخت کی ڈالی میں دھنسا دیتا ہے جس سے لٹک جاتا ہے جب سونا چاہتا ہے اور کچھ چمگادڑ اپنی صورت میں لومڑی کے مشابہ ہوتا ہے اور اسی لئے اسکا نام پرندہ لومڑی رکھا جاتا ہے اور اس کی غذا چوہے وغیرہ ہیں اور کچھ مکھی اور چھوٹے کیڑے کھاتے ہیں اور کچھ پھل کھاتے ہیں اور کچھ دوسرے جانور کا خون چوستے ہیں۔

اَلْبُنُّ وَالْقَهْوَةُ بن اور قہوہ

اثمارٌ، پھل لانا، مصدر باب افعال، اَلْقیٰ، نیچے ڈال دیا، واحد مذکر غائب ماضی باب افعال۔ غِلَافٌ، پردہ، شَحَنَ، بھرا فعل ماضی، یُقْلیٰ بھونا جاتا ہے مَزْرَعَةٌ کھیت،

جو قہوہ ہم اپنے مکانوں میں پیتے ہیں اور مہمانوں کو پیش کرتے ہیں وہ بن سے بنایا جاتا ہے۔ اور بن ایک درخت کا پھل ہے جس کی بلندی چار میٹر نہیں ہوتی اس کے بڑے سبز پتے ہوتے ہیں، اور سفید پھول جو چمیلی کے پھول کے مشابہ ہوتے ہیں اور دنیا کے بہت سے اطراف میں اگتے ہیں جیسے عرب ممالک اور جنوبی امریکہ اور حبشہ کے ممالک وغیرہ اطراف میں۔

اور جب اس کے پھل لانے کا وقت ہوتا ہے تو درخت اپنے پھول جھاڑ

دیتا ہے اور اس کی جگہ ملے ہوئے دانے ظاہر ہو جاتے ہیں، ان میں ہر دو ایک سخت ہرے غلاف میں ہوتے ہیں۔ اور جب یہ دانے سوکھ جاتے ہیں تو اکٹھا کئے جاتے ہیں پھر انہیں ان کے غلافوں سے نکالنے کے لئے کوٹا جاتا ہے، جیسا تم بُن کے کھیت کی صورت میں دیکھتے ہو، پھر بھرے جاتے ہیں تاکہ تجارت کے لئے دنیا کے تمام ممالک میں بھیجے جائیں اور قہوہ بنانے کے لئے کافی کو کمزور آگ پر بھونا اور ہلایا اور پلٹا جاتا ہے یہاں تک کہ سرخی مائل سیاہ ہو جاتا ہے، اور ٹھنڈا ہونے کے بعد پیسا جاتا ہے تاکہ نرم ہو جائے اور اس میں سے تھوڑا جوش دیئے پانی میں رکھ دیا جاتا ہے اور وہ اس میں مل جاتا ہے اور قہوہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور کبھی کبھی کچھ شکر ملا کر اسے میٹھا بنایا جاتا ہے اور عام طور پر جب مہمان چھوٹے ہوں تو انہیں قہوہ پیش نہیں کیا جاتا۔

اَلْاَدَبُ اَسَاسُ النَّجَاحِ

اعلن اعلان کیا، واحد مذکر غائب ماضی باب افعال، اختیار، انتخاب کرنا، مصدر باب افتعال، الممسحۃ، ٹاٹ، پائدان، منتظم، انتظام کار، اسم فاعل باب افتعال، لبث، رکا، ٹھہرا، واحد مذکر غائب ماضی باب سمع، یُدَافِعُ ٹالتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع باب مفاعلت، متواضع، خاکسار اسم فاعل باب افتعال، افضل زیادہ بہتر اسم تفضیل باب کرم۔

ایک تاجر نے اعلان کیا کہ وہ ایک کاتب نوجوان کو اپنے پاس نوکر رکھنا چاہتا ہے اور اس کام کے لئے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد سامنے آئی، اور ایک خاص وقت میں سب اس انٹرویو کے لئے حاضر ہوئے اور تاجر اپنے دفتر میں ایک ایک کو بلاتا اور ان سے بہت سے مسائل کے بارے میں باتیں کرتا تاکہ

ان کی ذہانت کی مقدار اور ان کے آداب کو معلوم کرے ، اور اخیر میں تھوڑی بات کے بعد ان میں سے ایک کا انتخاب کر لیا اس جلد بازی کی وجہ سے اسکا ایک دوست جو موجود تھا، تعجب میں پڑ گیا اور اس سے کہا، کس بنیاد پر اس نوجوان کا انتخاب کر لیا کیونکہ تم نے اس سے تھوڑی ہی بات کی۔

اس نے کہا کہ اس نے اندر آنے کے وقت اپنے دونوں جوتے پاؤں پر پوچھے اور نرمی اور سکون سے دروازہ بند کیا تو میں نے سمجھا کہ یہ صاف ستھرا اور انتظام کار ہے پھر مجھے اشارے سے سلام کیا اور میرا جواب نشاط اور احترام سے دیا، تو میں نے سمجھا کہ یہ باادب ہے اور کا ہوا اپنی باری کا انتظار کرتا رہا۔ اور میرے سامنے حاضر ہونے کے لیے اپنے غلا کو دھکا نہیں دیا، اس لئے میں نے سمجھا کہ یہ خاکسار ہے اور جب یہ خوبیاں ایک شخص میں یکجا ہوں تو وہ دوسروں سے بہتر ہے۔

اَلعَنْدَلِیبُ بُلبُل (۱)

العندلیب بلبل ، ج عنادل ، ادکن سیاہی مائل بھورا ، وَجَّہَ پھیرا فعل ماضی باب تفعیل ، اَلبلبل ، بلبل ، ج بلابل ، یُغَرِّدُ ، گاتا ہے واحد مذکر غائب ماضی باب تفعیل ، الغَرِدُ ، گانا مصدر ،

عدیلہ ایک لڑکی ہے جس کی عمر آٹھ سال ہے وہ پرندوں سے پیار کرتی تھی اور ان کے ساتھ کھیلنے کی شوقین تھی ، اسی لئے اس کے والد اس کو اس کے بڑے بھائی کے ساتھ بھیجا کرتے تھے تاکہ بہت سے پرندے دیکھے۔

اس نے ایک روز وہاں ایک پرندہ دیکھا جس کی خوبصورت شکل اسے پسند آئی اور وہ جسم میں چھوٹا تھا اور اس کا سر اور دُم سیاہ تھی اور اس کی پیٹھ نیلگوں بھوری تھی اور اس کا سینہ ایسا ہی تھا ، عدیلہ نے اپنے بھائی کی نظر اس خوبصورت

پرندے کی طرف پھیرا۔ اور اس نے درخواست کی کہ اس کے متعلق اسے کچھ بتائے
اس نے اس سے کہا، عدیلہ! تم اسے پہچانتی ہو اور اس کا نام جانتی ہو، اس نے
بہت سے پرندوں کا نام لیا اور اس پرندے کا نام نہیں لیا، اور آخر میں اس سے
کہا کہ اے عدیلہ یہی عندلیب ہے اس نے کہا کہ یہ نام میں نے اس سے پہلے نہیں سنا۔
اسی لئے اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی،

اس نے کہا کہ اس پرندے کا ایک دوسرا نام ہے وہ بلبل ہے۔

عدیلہ خوشی سے جھوم اٹھی اور اس نے کہا کہ ہاں یہ نام میں نے سنا ہے
اور جانتی ہوں کہ وہ ایک گانے والا پرندہ ہے پھر گاتا کیوں نہیں ہے؟

اَلْعَنْدَلِيْبُ بُلْبُل (۲)

هَزُلَ، دبلا ہوا، واحد مذکر غائب، ماضی باب کرم۔ اَلْحَانُ، آواز
واحد لَحْنٌ، المطربۃٌ، خوش کن، دل کش، اسم فاعل مونث باب افعال
يَسْتَوْقِفُ، ٹھہرا دیتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع باب استفعال، تواریٰ
چھپ گیا واحد مذکر غائب ماضی باب تفاعل۔ اَوَاسِطُ، درمیانی واحد اوسط

جب بھائی نے عدیلہ کے سوال کو سنا تو اس سے کہا کہ بلبل ابھی نہیں
گائے گی کیونکہ وہ قفس میں قید ہے اور جب زیادہ زمانہ قید رہ جائے گی تو اسکا
جسم دبلا ہو جائیگا اور کبھی مر جاتی ہے۔

عدیلہ نے کہا پھر ہم اس کی دلکش آواز کب اور کہاں سنیں گے؟ میں
اسے سننا چاہتی ہوں، کیونکہ ایک دن مجھے میرے والد نے بتایا کہ وہ اپنی
خوش الحانی کی وجہ سے ہر اس شخص کو ٹھہرا دیتی ہے جو اسے سنتا ہے۔

اس کے بھائی نے کہا کہ جب وہ نظروں سے پوشیدہ ہوتی ہے تبھی

گاتی ہے۔
درختوں کی ڈالیوں پر اور اس کا گانا سویرے زیادہ تر اور زیادہ شیریں ہوتا ہے، اس کے دن میں گانے سے اور وہ موسم ربیع کے درمیان میں ہمارے ملک سے ہجرت کر جاتی ہے اور اتر روس اور جرمن کے شہروں میں چلی جاتی ہے اور وہیں بچے دیتی ہے پھر گرمی کے دوران واپس آجاتی ہے
عدیلہ زیارت سے خوش ہوئی اور اس نے اپنے بھائی کا اس پر شکریہ ادا کیا۔ اور اس نے چاہا کہ کاش بلبل کو گاتے سنتی اور اپنے واپس مکان آنے کے بعد اپنی ماں اور باپ کو ہر اس چیز کی خبر دیا جسے دیکھا اور جانا، اور اپنے بھائی کی مہربانی اور اس کے اس کو سکھانے کے شوق کا شکریہ ادا کیا۔

اَلْحَمَامَۃُ وَالنَّمْلَۃُ

فاختہ اور چیونٹی

جَدَاوِلُ، نہر ج جداول ، زَلَّ، پھسل گیا ، واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضرب ، السِّبَاحَۃُ ، تیرنا ، تیراکی ، تُظَلِّلُ، سایہ حاصل کرتی ہے واحد مؤنث غائب مضارع باب تفعیل ، مِثْقَال ، ایک چھوٹا سا وزن۔

ایک چھوٹی چیونٹی اپنی غذا فراہم کرنے میں بہت تھک جانے کے بعد پانی کی ایک نہر کے پاس پانی پینے اور آرام حاصل کرنے کے لئے گئی۔ تو اس کا پاؤں پھسل گیا اور پانی میں گر گئی اور اس سے نکل نہ سکی کیونکہ تیرنا نہیں جانتی تھی اور قریب تھا کہ ڈوب جائے۔
ایک سفید خوبصورت فاختہ پانی میں ایک پتھر کے اوپر بیٹھی ہوئی

ہو ئی تھی اور اس نے چیونٹی کو جو پیش آیا اسے دیکھا، اس کا دل اس کیلئے پسیجا اور اسے بچانے کی کوشش کی وہ خشکی کی طرف اڑی اور واپس آئی اور اس کی چونچ میں گھاس کی ایک لکڑی تھی جسے پانی پر خشکی تک پھیلا دیا اور چیونٹی اس سے لٹک کر سلامت باہر نکل آئی۔

اس کے کچھ دنوں بعد فاختہ ایک درخت کی ڈال پر اس کے پتوں سے سایہ لینے اتری اور ایک شکاری دور سے گذرا اور اسے دیکھ لیا اور کھڑا ہو کر اس کی طرف بندوق سیدھی کرنے لگا تاکہ اسے شکار کرلے، اور اس نے اسے دیکھا نہیں کہ اڑجائے لیکن چیونٹی نے اس فاختہ کو بچالیا اس نے شکاری کو دیکھا اور اس کے ارادے کو جان لیا اور اس کے بدن میں چڑھی اور جب اس نے اپنی بندوق چلانے کا ارادہ کیا تو اس کو اتنا تیز کاٹا کہ اسے گھبرا دیا اور وہ ہل گیا اور چھرا بہک گیا۔ اور فاختہ کو نہیں لگا بلکہ اس نے اپنے چیونٹی کے ساتھ احسان کے بدلے میں نجات پالیا اور جو ذرہ برابر بھلائی کرتا ہے وہ اسے دیکھتا ہے۔

النَّحْلَةُ وَالزُّنْبَارُ

شہد کی مکھی اور بھڑ

الزنبار، بھڑ ج زنابیر، رُضاب، لعاب، تھوک، شھد، شہد یشتفی، شفا پاتا ہے ۔ واحد مذکر غائب مضارع باب افتعال العلیل، بیمار، العویل، رونا، اعتد اعُ، زیادتی کرنا، مصدر باب افتعال، الشقاء، بدبختی، خدعۃٌ، فریب، دھوکا، طرّا، سب، تمام

بھڑ۔ اے شہد کی مکھی! کون سی چیز لوگوں کو تمہاری محبت میں مشغول

رکھتی ہے میں اپنی شکل کی خوبی کے باوجود تمہاری محبت جیسی محبوب نہیں ہوں میری خوبصورتی کو دیکھ اسے ایک عجیب رنگ نے سنوارا ہے کیوں مجھ جیسی سے عشق نہیں کیا جاتا، بیشک یہ عجیب بات ہے۔

شہد کی مکھی :- میرے لعاب میں شہد کی مٹھاس ہے جس سے بیمار شفا پاتا ہے، سجھ کا کوئی فائدہ نہیں، پھر یہ رونا کیوں ہے۔؟

یہ شکل کی خوبی ایک دھوکا ہے جو برائی کو چھپاتی ہے اور ہر فریب کار تمام اہلِ زمین کے نزدیک برا ہوتا ہے، شکل کی خوبی جس میں نقصان یا برائیاں اور زیادتی ہو اس سے محبت کی امید نہیں کی جاسکتی بلکہ اس سے بدبختی آتی ہے۔

البُومَۃُ

(الّو)

اطال ، لمباکیا ، القبرات ، چنڈول پرندے ، ثقب ، بِل ۔ سوراخ ، بغتۃ یکایک ، حفیف ، آواز ،

ایک بار فرید اپنی بہن سعاد کے ساتھ کھیتوں میں سیر کے لئے نکلا، اور وہ اس سے کمسن تھی اور کم جانکار، جب دونوں ایک بلند پیڑ کے پاس پہونچے تو توسعاد نے اس پر ایک پرندہ دیکھا جس کے آس پاس بہت سے پرندے اکٹھا ہیں اور اسے اپنی چونچوں سے سخت چونچیں مار رہے ہیں، اس نے اپنے بھائی سے کہا کہ اے فرید یہ کیا ہے؟ اور اپنے ہاتھ سے ان گوریوں کی طرف اشارہ کیا۔ فرید نے اس منظر سے تعجب کیا اور تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد کہا،

اے سعاد یہ الّو ہے جسے چنڈول چونچیں مار رہے ہیں کیونکہ الّو ان کا

سب سے بڑا دشمن ہے۔

سعاد نے کہا الو ضرور مردہ ہوگا، کیونکہ چنڈول سے بڑا ہے اور چنڈول کو مار سکتا ہے یا اڑ کر بھاگ سکتا ہے۔

فرید نے کہا نہیں سعاد! وہ زندہ ہے، لیکن وہ دن میں اڑتا نہیں اس لئے کہ آفتاب کی روشنی اس کی آنکھوں پر سخت ہے اس لئے وہ رات ہی میں اڑتا ہے اور پورے دن کسی درخت یا دیوار کے شگاف میں چھپا رہتا ہے تاکہ نظر سے پوشیدہ رہے۔

سعاد نے کہا کہ الو چنڈولوں کا بڑا دشمن کیوں ہوتا ہے؟ فرید نے جواب دیا اس لئے کہ وہ رات میں نکلتا ہے اور چھوٹے پرندوں کو تلاش کرتا ہے اور انہیں میں چنڈول ہے اور ان پر اچانک حملہ کرتا ہے اور انکو مار ڈالتا ہے، کیونکہ وہ اڑتا ہے بغیر اس کے کہ اس کے دونوں پروں کی آواز سنی جائے۔

مَزِيَّةُ التَّصْوِيرِ

نقاشی کی خوبی

خانٌ، سرائے، یرقُبُ، انتظار کرتا ہے، مضیف، میزبان، اختلی، تنہا ہوا، فعل ماضی باب افتعال، عُمَّالٌ، کارندے، واحد عامِلٌ، سَلَبَ چھین لیا واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نصر۔

ایک مصور سفر کر رہا تھا۔ اور اپنے ساتھ سکوں کی ایک بڑی مقدار ایک تھیلی میں رکھے ہوئے تھا جسے اپنی گردن کے آس پاس لٹکا رکھا تھا، وہ ایک رات ایک شہر میں اترا جس میں کوئی سرائے نہیں پایا اور اسے ایک باشندے

نے اپنا مہمان بنالیا اور جب اس نے دیکھا کہ وہ یہ بہت سا مال لادے ہوئے ہے تو رک کر انتظار کرنے لگا۔ یہاں تک کہ سو گیا اور وہ اس کے کمرے میں آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے داخل ہوا کہ وہ بیدار نہ ہو جائے، اور اس کا مال لے لیا اور اس (مسافر) کو نرمی اور آہستگی سے اٹھایا اور گھر سے دور راستہ میں ڈالدیا۔ جب وہ سویرے نیند سے بیدار ہوا تو اس نے اپنے آپ کو راستہ میں پڑا پایا اور اس کے ساتھ مال نہ تھا۔ وہ حاکم کے پاس گیا اور اپنے معاملے کی شکایت کی، حاکم نے اس سے پوچھا "تو جانتا ہے کہ رات تیرا میزبان کون تھا"، اس نے کہا "نہیں"، لیکن میں ماہر مصور ہوں میں اسکے گھر کے لوگوں کی جیسے میں تھا تصویر بنا سکتا ہوں تو آپ یا آپ کا عملہ انہیں پہچان لے گا۔

پھر وہ مصور ایک کمرے میں تنہا ہو گیا اور اس بے ایمان خاندان کے تمام افراد کی تصویر بنادی، وہ تصویر شہر والوں کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے ان کو پہچان لیا اور ان (افراد) کو حاکم کے پاس لائے۔ اور انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا اور مال اس کے مالک کو واپس کیا۔ حاکم نے انکو سخت سزا دی کیونکہ انہوں نے اس شخص کے ساتھ خیانت کی جس نے انہیں اپنے جان و مال کا امین بنایا تھا۔

أهل الصين
چین کے لوگ

فَطسُ، چپٹی ناک والے، واحد، افطسُ، منحرفة، ٹیڑھی جھکی ہوئی یجتذب، کھینچنا، مائل کرنا، انفعال، یسترسل، لٹکنا، استفعال، مرسلة، لٹکائی ہوئی، اسم مفعول، فراجین: برش، یغمِسُ: ڈبونا، ضرب، عرض ہیش کرنا ضرب، احذیة: جوتے د، حذاءٌ، یخلع، اتارنا، فتح، الدّمیٰ، گڑیا۔ د دمیة، یرقشة: رنگنا، رنگوں سے آراستہ ہونا، ضفیرة، چوٹی، ج ضفائر، شائعة، رائج، پھیلی ہوئی۔ نھضة، ترقی، بیداری

اہل چین خلقت (صورت شکل) میں ہمارے ملک والوں کی طرح نہیں ہیں، کیونکہ وہ زرد رنگ والے چپٹی ناک والے ہیں اوران کی آنکھیں ٹیڑھی ہوتی ہیں لیکن ان کے بال کالے چمکدار اور جاذب نظر ہوتے ہیں۔

جب تک بچے چھوٹے رہتے ہیں ان کے بال نہیں کاٹے جاتے، یہاں تک کہ جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو لوگ ان کے سر کو مونڈ دیتے ہیں بیچ کے حصہ کو چھوڑ کر اس میں بال چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ لمبا ہو جاتا ہے اور لٹکا رہتا ہے تو اس کو چوٹی بنا دیتے ہیں جو پیٹھ پر لٹکی رہتی ہے، جیسا کہ ہمارے ملک کی عورتوں کا طریقہ ہے اور مدرسوں میں لکھنے کے لئے قلم نہیں بناتے بلکہ چھوٹے چھوٹے برش استعمال کرتے ہیں انہیں روشنائی میں ڈبوتے ہیں اور جب شاگرد اپنا سبق پیش کرتا ہے (سناتا یا پڑھتا) ہے تو کھڑا ہوتا ہے اور استاذ کی طرف پیٹھ پھیرتا اور پڑھتا ہے۔

لڑکیاں لوہے کی چھوٹی جوتیاں پہنتی ہیں اور اسے کبھی نہیں اتارتیں، تو انکے جسم بڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے قدم بڑے نہیں ہوتے، کیونکہ اہلِ چین کے نزدیک

پاؤں کا بڑا ہونا عام لوگوں (گنواروں) کے اطوار میں سے ہے۔

یہ طریقے موجودہ صدی سے پہلے رائج تھے۔ لیکن آخری انقلاب جو اس صدی کے ابتدا میں ہوا اس کے بعد نئی تحریک پیدا ہوئی تو بہت سی پرانی عادتیں دور ہوگئیں اور چین والے تہذیب و تمدن اور رسم و رواج میں دوسرے ملکوں کی طرح ہو گئے۔ چین والوں کو گڑیاں بنانے میں بڑی مہارت حاصل ہے اور وہ ہاتھی دانت یا لکڑی کی صورتیں ہوتی ہیں۔ کاغذ اور ریشم پر نقش و نگار اور رنگ برنگ کے چینی برتن بنانے اور ان پر ابھری ہوئی تصویریں بنانے میں بھی (مہارت حاصل ہے جو ان کے احوال و عادات کا خاکہ کھینچ دیتی ہیں۔

اَلْاَمَانَۃُ کَنْزٌ

(امانت ایک خزانہ ہے)

سَرِیٌّ: سخی، صاحب شرف و مروت، ج اَسْرِیَاءُ، یستجدی، عطیہ مانگنا استفعال، حاجۃ، ضرورت، ج حاجاتٌ، التقط، زمین سے اٹھانا، افتعال معجب، خوش، الکراء، کرایہ، مزدوری، الحیاکۃ، کپڑا وغیرہ بننا، محاکۃ، کارگر راتب، تنخواہ ج رواتب، رغدٌ، آسودہ حالی، جاد، سخاوت کرنا، نصر

ایک چھوٹا لڑکا راستہ میں ایک امیر کی طرف بڑھا جو اس کے پاس سے گذر رہا تھا اور بخشش کے طور پر اس سے کچھ طلب کیا جس سے اپنی حاجت پوری کرے تو اس نے اس کو ایک قرش دیا اس لڑکے نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے لے لیا اور اس کے لئے دعاء خیر کی اس احسان و بخشش پر جو اس نے اس پر کی

جب امیر اس لڑکے سے چند قدم دور ہو گیا اس کے روپیوں کی تھیلی گر گئی ، لڑکے نے اسے گرتے ہوئے دیکھ لیا تو گیا اور اس کو اٹھا لیا اور مالدار کی طرف تیزی سے دوڑا اور اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھایا " یہ آپکے روپیوں کی تھیلی ہے اے امیر سردار جو آپ سے گر گئی تھی تو میں نے اسے اٹھا لیا اور آپکے پاس لایا ہوں "۔ اس رئیس نے اس جیسے غریب لڑکے کی امانتداری پر تعجب کرتے ہوئے تھیلی لے لی اور کہا اے میرے بیٹے ! تو اپنی اس امانتداری کے بدلے میں مجھ سے کیا چاہتا ہے کہ میں تجھے نقد رقم دیدوں یا تیرے لئے کوئی کام مہیا کر دوں ، لڑکا بولا اے میرے سردار ! روزی کمانے کے لئے کام کرنا نقد روپئے سے زیادہ بہتر ہے میں اسے لوں گا ۔ اور بہت جلد ختم ہو جائے گا اور میری ضرورت باقی رہ جائے گی ۔ اس کے جواب نے رئیس کو خوش کر دیا جیسا کہ اس کی امانتداری نے اسے خوش کیا تھا ۔ اس نے اسکو اپنے کپڑا بننے کے کارخانہ میں مزدوری پر طالب علم رکھ لیا وہ اس میں کپڑا بننا سیکھنے لگا چند سال بعد یہ لڑکا کارخانہ کے کاریگروں میں سب سے زیادہ تجربہ کار ہو گیا اور تنخواہ کے اعتبار سے سبھوں سے زیادہ ہو گیا اور آخر میں سارے کاموں کی نگرانی اس کے ہاتھ آ گئی ، اس کی تجربہ کاری ، خلوص اور اس کی امانتداری کی وجہ سے وہ آسودگی و خوشحالی میں زندگی بسر کرنے لگا ۔

اَلنَّمِرُ

چیتا

چیتا، نمور، انمار، یفترس، شکار کرتا ہے، پھاڑ دیتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع باب افتعال، الضخم، بھاری بھرکم، فریسۃ، شکار، موطن رہائش گاہ، ارقط، دھاری دار،

چیتا ایک جانور ہے جو صورت میں بلّی کے مشابہ ہوتا ہے، لیکن وہ جسم میں اس سے بڑا اور زیادہ طاقتور ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ طاقتور انسان اور بھاری بھرکم جانور کو پھاڑ ڈالتا ہے اور ہر مخلوق اسے دیکھ کر اس سے فرار ہوتی ہے کیونکہ وہ اس چیز کو قتل کر دینے کا شوقین ہے جو اسے مل جائے کوئی وجہ ہو یا نہ ہو برخلاف شیر کے، اس لئے کہ وہ کسی جانور کو نہیں مارتا مگر جب بھوکا ہو۔

اور چیتے کی جلد دھاری دار اور سیاہ نشانوں سے نشان زدہ ہے جو اس کی پیٹھ سے اس کے پیٹ تک دراز ہوتے ہیں اور اس کے لمبے پنجے جنہیں وہ حملے کے وقت ظاہر کرتا ہے اور دانت ہیں جو اس کے شکار کی ہڈیوں کو پھاڑ دیتے ہیں اور وہ دوسرے جانوروں کی طرح دوڑتا نہیں بلکہ لمبی جست لگاتا ہے جس سے اس کا حملہ زیادہ کڑا اور سخت ہو جاتا ہے۔

چیتے کا وطن ہندوستان ہے اور گھنی جھاڑیوں میں رہتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ پانی سے قریب ہوں، یہاں تک کہ جب اپنا شکار تلاش کرنے نکلتا ہے اور شکاریوں کو اپنی طلب میں دیکھ لیتا ہے تو تیزی سے واپس ہو جاتا ہے اور اپنی

جھاڑی میں جا پہونچتا ہے، اس سے پہلے کہ کوئی اسے پائے۔

اور ہندوستان میں شکاری اس کے شکار کے لئے ہاتھیوں کی پیٹھ پر سوار ہوکر اور ہتھیار پوش ہوکر نکلتے ہیں اور جب انہیں اپنے اوپر آتے دیکھتا ہے تو جھاڑی میں گھس جاتا ہے تاکہ اس کے اندر چھپ جائے، لیکن ڈالیوں کی لہر اس کی جگہ پر چغلی کھاتی ہے تو اس پر گولی چلاتے ہیں اور وہ ڈھیر ہوکر بے حرکت ہوجاتا ہے، وہ اور ہاتھی دو جھگڑالو دشمن ہیں، ان میں ہر ایک دوسرے سے ڈرتا ہے لیکن جب یکجا ہوجاتے ہیں تو دونوں میں سخت لڑائی ٹھن جاتی ہے، چیتا ہاتھی کے سونڈ سے لٹک جاتا ہے اور ہاتھی اسے اپنے پاؤں کے نیچے ڈالنے کا ارادہ کرتا ہے پھر اس پر بھرپور حملہ کرتا ہے اور بری طرح مار ڈالتا ہے۔

هَدِيَّةُ الفِيرَانِ

چوہوں کا تحفہ

براعة، مہارت، مداعب، بہلانا، الانتقام، بدلہ لینا، حرمة، عزت احترام، یتقزز، ناپسند کرتا ہے۔ بچتا ہے۔

ایک عورت کے پاس ایک خوبصورت بلّی تھی جو اس کے چوہوں کے شکار میں مہارت کیوجہ سے اس سے بہت پیار کرتی تھی اور تنہائی کے اوقات میں اس سے کھیل کر تسلی حاصل کرتی تھی ایک روز بلی باہر نکلی اور اپنی عادت کے مطابق واپس نہیں آئی عورت اس پر پریشان ہوئی اور اسے ڈھونڈنے نکلی اور اسے راہ میں اس کے سر میں گولی کیوجہ سے مقتول پایا تو اس پر سخت غمگین ہوئی اور کچھ دنوں بعد اسے خبر ملی کہ اس کے پڑوسی ہی نے بلی کو اپنی ضرورت کے لئے

مارا ہے تو اس کے اس برے فعل سے غصہ ہوئی اور اپنے پڑوسی سے انتقام لینے کے لئے پکا ارادہ کیا جس نے پڑوس کے احترام کا لحاظ نہیں کیا، تو اس نے چوہوں کے لئے چوہے دانیاں خریدیں جن سے پچاس سے زیادہ چوہے شکار کئے پھر چوہوں کو ایک بڑے صندوق میں رکھا اور اس پر اپنے پڑوسی کا نام لکھا اور اس کے پاس ڈاک سے بھیج دیا

اور جب اس شخص نے صندوق حاصل کیا تو اس سے خوش ہوا اور اپنے دوست کی طرف سے عمدہ تحفہ سمجھا اور اسے دیکھنے کے لئے کھولا کہ اس میں کیا ہے تو یکایک چوہے نکل کر اس کے سامنے کودنے لگے اور کمرے کے اطراف میں پھیل گئے اور وہ اس برے منظر سے اور اس چال کا سبب نہیں جانا پھر صندوق میں توجہ دیا اور ایک کاغذ دیکھا جس میں آئندہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

تم نے میری بلی کو مار ڈالا اور مجھے اس کے وجود سے محروم کر دیا، اس لئے میں نے تمہیں ان چوہوں کا تحفہ بھیجا ہے جو بغیر پاسبان تیرے مکان میں اکڑنے لگے

اس شخص نے اس تکلیف پر صبر کیا جسے اس نے اپنے برے فعل کا سچا بدلہ سمجھا۔

اَلْمَرَاكِبُ

کشتیاں

الشراعیہ، بادبانی کشتی، مبالیۃٌ پرواہ کرتے ہوئے، یلا طم، تھپڑ مارتی ہے صَدَمَ، ٹکرایا فعل ماضی واحد مذکر غائب، یماثل برابر ہوتا ہے، نقاءٌ، صفائی۔

پہلے زمانے میں تمام کشتیاں لکڑی سے بنائی جاتی تھیں اور بادبان سے چلا کرتی تھیں اور بادبانی کشتیاں نام رکھی جاتی تھیں اور ہمارے اس زمانے میں ان

ہیں بہت سی کشتیاں سخت لوہے سے بنائی جاتی ہیں اور بھاپ سے چلتی ہیں اور ان کا نام دخانی کشتیاں رکھا جاتا ہے ۔

اور بعض بڑی کشتیاں سیکڑوں لوگوں کو اور بڑے بڑے سامانوں سے بھرے صندوقوں کو لادتی ہیں اور پانیوں میں چلتی اور بڑے بڑے سمندروں کو پھاڑتی ہیں، ان پہاڑ جیسی موجوں کی پرواہ کئے بغیر جو ان سے ٹکراتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان ممالک تک پہونچتی ہیں جن کا سامانوں کے ساتھ سوار قصد کرتے ہیں اور اپنے سفروں میں کبھی کبھی دسیوں دن رہ جاتی ہیں، کیونکہ وہ ریل گاڑی سے بہت کم رفتار ہوتی ہیں اور سمندروں میں بڑے فاصلے طے کرتی ہیں اور ان کے پیچھے ایک آلہ ہوتا ہے جس کا نام پتوار ہے، اسے ناخدا جیسے چاہتا ہے پھراتا ہے۔

اور جب دریا جوش میں ہو تو کشتی ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف جھک جاتی ہے لیکن ڈوبتی نہیں مگر جب کسی چٹان سے ٹکرا جائے اور اس میں ایسا شگاف کھل جائے جس میں پانی داخل ہونے لگے تو ڈوب جاتی ہے۔

اور ہر کشتی کا ایک نام ہے جس سے وہ پہچانی جاتی ہے۔ اور جو لوگ اسمیں کام کرتے ہیں ملاح نام رکھے جاتے ہیں اور وہ بڑے طاقتور ہوتے ہیں، کیونکہ سمندر کی ہوا کے برابر صفائی اور عمدگی میں کم ہی کوئی ہوا ہوتی ہے۔ اور ان ملاحوں کا سردار کپتان ہے اور وہی کشتی میں حاکم ہوتا ہے اسکا حکم ہر اس شخص پر چلتا ہے جو اس جہاز میں ہے یہاں تک کہ سواروں میں (بھی) اسی کا حکم نافذ ہوتا ہے۔

سَاعَةُ الحَائِطِ وَالمزُوَلَةُ

(دیوار گھڑی اور دھوپ گھڑی)

برح، برج، ج ابراج، بروج۔ قمّۃ، چوٹی، مزولۃ، دھوپ گھڑی یتکل، بھروسہ کرتا ہے، واحد مذکر غائب مضارع باب افتعال۔ تستعین، تومدد لیتی ہے معتمد ؑ، بھروسا کرنا اسم فاعل باب افتعال۔

ایک بڑے مکان کے باغیچہ میں ایک دھوپ گھڑی تھی جو وقت بتاتی تھی اور عمارت کے اندر ایک بلند برج تھا جس کی چوٹی میں ایک بڑی گھڑی باغیچہ میں جھانک رہی تھی۔ ایک بڑے ابر آلود دن میں گھڑی نے دھوپ گھڑی سے کہا کیسے تم بیکار اپنی اس جگہ کھڑی رہنا پسند کرتی ہو، تم ان میں سے ہو جو دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، لہٰذا تم اپنا کام نہیں کرسکتی ہو اور وقت نہیں بتا سکتی ہو مگر جب تمہارے اوپر آفتاب روشن ہو، رہی میں! تو میں رات و دن جاڑا گرمی اپنے اوپر بھروسہ کرکے اپنا کام کرتی ہوں، میں لوگوں کو ان کے کام اور آرام ان کے کھانے نماز پڑھنے اور سونے کا وقت بتاتی ہوں، سنو میں یہ بجا رہی ہوں، ایک دو تین چار اور تم تو تم سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کرتا مگر جب تمہیں دیکھنے کے لئے آئے۔

پھر بادل کے اوٹ سے آفتاب نکلا اور ظاہر ہوا کہ گھڑی آدھا گھنٹہ برابر پیچھے ہے۔ اور اس وقت دھوپ گھڑی اپنی پڑوسی کی غلطی کا مذاق اڑاتے ہوئے مسکرائی اور کہا تم کام کرتی ہو اور غلطی کرتی ہو اور جو تم پر اعتماد کرتا ہے اسے

غلطی میں ڈال دیتی ہو، لہٰذا تم سے انہیں نقصان ہی ہوتا ہے، گھڑی نے کہا انسان کا کام کرنا اور غلطی کرنا عیب نہیں ہے۔ لیکن عیب یہ ہے کہ اپنے کام میں اپنے غیر پر بھروسہ کرے۔

اَلْاِسْفَنْجُ

اسپنج

تاق، شوق کیا۔ اعماق، گہرائیاں واحد عمق۔ الغواصون، غوطہ خور ماہر، تیز۔ اعناق، گردنیں واحد عنق، المادۃ، مادہ، چیز۔

اسماعیل ایک ہوشیار لڑکا تھا جب کسی چیز کو دیکھتا تو اس کے بارے میں بہت سوال کرتا تھا، اس دوران میں کہ وہ ایک بار اسپنج کے ایک ٹکڑے سے اپنا قلم صاف کر رہا تھا اور وہ مکان میں لکھ رہا تھا، اپنی عادت کے مطابق بحث کا شوق کیا اور اپنے والد سے اس کے ہونے کی جگہ اور اسکے بنانے کے طریقے کے بارے میں سوال کیا۔ اس کے والد ہنسے اور کہا۔ اے اسماعیل، اسپنج بنانا انسان کے بس میں نہیں ہے وہ صرف اللہ کی کاریگری ہے، کیونکہ وہ ایک جانور ہے جو سمندر کی گہرائیوں میں رہتا ہے جب اس سے نکالا جاتا ہے تو مرجاتا ہے اور اس کی حالت بدل جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے اسماعیل مدہوش ہوگیا جیسے مانتا نہ ہو، پھر سوال کیا اے ابا؟ کیسے دیکھا جاتا ہے؟ اور کیا وہ شکار کیا جاتا ہے جیسے مچھلی شکار کی جاتی ہے؟ اس کے ابا نے جواب دیا، اسپنج ایک پودا ہے جو اپنی جگہ برقرار رہ کر بڑھتا ہے اور اسی لئے غوطہ خور اس کی تلاش میں سمندر کی پچاس ہاتھ سے زیادہ گہرائیوں میں

غوطہ لگاتے ہیں اور اسے ان چٹانوں سے جس پر بڑھتا ہے تیز چاقو سے بڑی جلدی سے کاٹتے ہیں اور اپنی گردنوں میں لٹکے ہوئے تھیلوں میں رکھ لیتے ہیں پھر پانی سے اوپر چڑھتے ہیں اور اسے ریت کے اوپر ٹیلہ بنا کر رکھتے ہیں اور اپنے پاؤں سے کھرچتے ہیں تاکہ اس حیوانی مادے سے الگ ہو جائے جو اس پر ہے پھر اس کے بعد کھولتے پانی میں ایک زمانہ رکھا جاتا ہے تاکہ اس کی حیوانی بدبو زائل ہو جائے۔

لَا تَصْنَعِ الْمَعْرُوْفَ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهٖ

(نااہل کیساتھ بھلائی نہ کرو)

طَائِشٌ بے عقلی دَمَدَ) ٹھٹھرنا۔ یَبْقٰی۔ باقی رہتا ہے، قَطَّ، کاٹنا۔
اِحذَر، توبیخ، پرہیز کر۔ لَئِیم، کمینہ، ج لِئَامٌ۔

ٹھٹھر گیا۔ جاڑے کے ایک دن میں سانپ کا ایک بچہ گذرا اور اسے ہٹانے کے لیے تیار ہوا اور اسے دوڑتا ہوا مکان کی طرف لایا اور اسے گرم کیا اس کے عقل کی کمی کو دیکھو اور جب جانور نے اپنے آس پاس گرمی محسوس کیا اور موت کے زہر اسکے پورے بدن میں پھیل گئے۔

اور اپنی دونوں آنکھیں کھولیں اور اپنا سر ہلایا، بیچارے لڑکے کو قتل کرنا چاہتا تھا اس کا باپ فوراً اس کے پاس آیا اور اس کا سر کاٹ دیا اور غصہ ہو کر اسے اپنے جوتوں سے روند دیا۔

اور کہا کہ بیٹے! کسی کمینے سے ملو تو بچو اور نااہل کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔

أيَّ مِهْنَةٍ نَخْتَارُ

کون سا پیشہ پسند کرتے ہو؟

یتجاذب، بات کرتا ہے، یحترف پیشہ کرتا ہے، اوالی، میں مسلسل کروں گا۔

المساحل، رینیاں۔ اثاث، مکان کے سازوسامان۔ منقر، رخانی، انهض، میں اٹھوں گا۔

الکلأ، گھاس، النضیر، شاداب، افدن، میں ہل چلاؤں گا، بقول، سبزیاں۔

صوبہ بنوسویف کے ایک گاؤں میں ایک غریب کسان کو عشاء کے بعد سونے سے پہلے اپنے لڑکوں سے بات کرنے کی عادت تھی۔

اور کسان ہوشیار تھا اسی لئے ایسے ہی موضوعات کو پسند کرتا تھا جس سے ان کی تعلیم ہو، اور ایک رات سب سے چھوٹے سے سوال کیا اور وہ شعبان ہے اور اس کی عمر سات سال تھی اس پیشے کے بارے میں جس کا وہ شوق رکھتا ہے، اس کے مکتب کی تعلیم پوری کرنے کے بعد شعبان نے کہا میں لوہار بننا چاہتا ہوں اور میں آبادی میں ایک عمدہ دکان بناؤں گا اور اس کے ایک گوشے میں بھٹی لگاؤں گا اور اس کے دونوں طرف ایک دھونکنی اور ایک نہائی لگاؤں گا اور آگ بھڑکاؤں گا اور اسمیں لوہا رکھوں گا اور برابر دھونکنی سے پھونکوں گا یہاں تک کہ لوہا سفید ہوجائے پھر اسے پیٹوں گا اور اپنی نظر کو لال چنگاری کے دیدار سے جو ہتھوڑے کے نیچے سے اڑتی ہے

لطف اندوز بناؤں گا۔ اور نرم لوہے سے کلہاڑیاں اور لگام اور زنجیریں اور پھاوڑے اور کیلیں اور ریتیاں اور رندے، اور لوہے کے نعل وغیرہ بہت سی چیزیں بناؤں گا۔

اور جب یونس سے سوال کیا اور اس کی عمر ۱۰ سال تھی کہ کس چیز کا شوق رکھتے ہو تو اس نے کہا کہ میں بڑھئی بننا چاہتا ہوں اور میں مکانات کی ضروریات کے بنانے میں اپنے بھائی شعبان کا شریک رہوں گا یعنی جنگلے اور دروازے اور الماریاں اور چھتیں اور مکان کے سامان اپنے آرے اور بسولے اور رندے اور رخانی سے۔

اور جب بڑے سے سوال کیا گیا اور وہ اسحاق تھا اور اس کی عمر گیارہ سال تھی تو اس نے کہا کہ میں کاشتکار بننا چاہتا ہوں، میں سویرے اپنے بستر سے اٹھونگا اور پرندوں کا گانا سننے نکل جاؤں گا اور خوبصورت شاداب سبز گھاس کے دیدار سے لطف اندوز ہوں گا، اور گائے گھوڑے اور بکریوں کو کھلاؤں گا اور ہل چلاؤنگا اور کاشت کروں گا اور اپنی محنت کے پھل کاٹوں گا یعنی غلے اور سبزیاں اور روئی اور ہر قسم کے پھل۔

اَلْقَاهِرَةُ وَالْاِسْكَنْدَرِيَّةُ

قاہرہ اور اسکندریہ

استقبال، سامنا کرنا، المسارب، نالیاں، شرع، فرضة کنارہ، ساحل اھمیة، بڑائی۔

قاہرہ ۔ میری سمندری دوست تم تری اور بارش کے زمانے میں کیسی ہو؟

اسکندریہ ۔ میں بخیرو عافیت ہوں۔ مجھے بارش نقصان نہیں پہونچاتی کیونکہ میں برابر اس کے استقبال کے لئے تیار رہتی ہوں اور اس کے لیے میں نے زمین کے اندر نالیاں بنائی ہیں جس کی وجہ سے میرے اوپر کچھ رہ نہیں جاتا۔

لیکن تم تو تمہاری تکلیف کیچڑ کی زیادتی کی وجہ سے بہت بڑی ہے جب بارش ہو جائے
قاہرہ ۔ ان نالیوں پر ناز نہ کرو ظاہر ہوتا ہے کہ تم جاہل ہو کہ میں نے اس سے بہتر بنائی ہیں جن کی وجہ سے تم سے بہت خوبصورت اور صاف ہوں اور میں افریقہ کا سب سے بڑا شہر بن گیا ہوں۔
اسکندریہ ۔ رہی خوبصورتی تو میرے اندر زیادہ تر ہے اور رہی بڑائی تو اس میں تو یگانہ ہے اور یہ کوئی بڑی چیز نہیں، میری تجارت اور میرے ساحل پر بڑی بڑی لنگر انداز کشتیوں کو دیکھو کیا یہ سب میری عظمت و اہمیت کی مقدار پر دلالت نہیں کرتے؟
قاہرہ ۔ عظمت اللہ کے لئے ہے، میں حکومت کا مرکز اور کاروبار کی بنیاد ہوں اور میرا حکم ملک کے تمام شہروں میں نافذ ہے اور تم انہیں میں ہو۔ لہٰذا خادم کے لئے اچھا نہیں کہ اپنے آقا پر بڑائی کرے۔
اسکندریہ ۔ اگر ملک کے تمام شہر تمہارے خادم ہیں لیکن میں خادم نہیں ہوں کیونکہ حکومت کے لوگ گرمی کے دن میرے پاس گذارتے ہیں اور وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ میری ہوا تم سے زیادہ عمدہ اور لطیف ہے۔
قاہرہ ۔ گرمی کے مہینے بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور اس میں کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوتا وہ فرصت اور آرام کا وقت ہوتا ہے۔ شہر کو کچھ نہیں دیتا لیکن جاڑا تو اس میں تجارتی کاموں کی حرکت بڑھ جاتی ہے اور سیاح آتے ہیں اور تمہارے پاس سے گذر کر جلدی سے میرے پاس آجاتے ہیں۔

القاهرة والاسكندرية

قاہرہ اور اسکندریہ (۲)

العتيقة۔ پرانی، مقابر، قبریں، قبرستان، عريقة، ڈوبی ہوئی، اصیل
پرانی، قصبة، راجدھانی، المسلة، فرعونیوں کا بنایا ہوا ستون۔ درس، مٹ گیا۔ مولیٰ
آزاد کردہ غلام، ثلثمائة، تین صدی،

اسکندریہ ۔ اے قاہرہ تم میں کیا مناظر دیکھتے ہیں، حالانکہ نہیں ہیں تمہارے پاس مگر پرانی قبریں اور کچھ پرانے لوگوں کے آثار۔

قاہرہ ۔ میں نئے اور پرانے آثار سے بھری ہوں جیسے جیزہ اور ابوالہول کے اہرام اور سقارہ کے اہرام اور خلفاء کے قبرستان اور مساجد جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ سب تمہیں دکھائیں گے میں بڑائی اور شرف میں ڈوبی ہوئی ہوں۔

اسکندریہ ۔ میں بڑائی میں تم سے پرانا ہوں اس لئے کہ مجھے سکندر اعظم نے عیسیٰ کی پیدائش سے پہلے بنایا ہے، اور انہیں سے میں نے اپنا نام لیا ہے اور میں مصری شہروں کا مرکز تھا اور میرے پاس کھمبوں کے ستون ہیں جو اس پر شاہد ہیں۔

قاہرہ ۔ میں اس اسکندریہ اور اس کے باپ سے زیادہ پرانی ہوں۔ کیونکہ مطریہ فرعونیوں کے زمانے میں مصر کی راجدھانی تھا اور جو ستون اب تک برقرار ہیں اس پر شاہد ہیں۔

اسکندریہ ۔ بیشک مطریہ اس وقت کے بعد دفن کر دیا گیا اور ایسے ہی فسطاط مٹ گیا جسے عمرو بن عاص نے بنایا تھا۔ لیکن تم تو تمہیں معزالدین کے غلام

جو ہر نے میرے بعد بنایا ہے تقریباً تیرہ سو سال پہلے۔

قاہرہ ۔ آپس میں ناز کرنے سے ہمیں فرصت دو، اس لئے کہ ہم میں سے ہر ایک پر بہت سے حالات اور زمانے پلٹا کھائے ہیں اور اب ہم ایک ہاتھ اور ایک دل ہیں۔ ہمیں دوری ہی جدا کرتی ہے ہمیں دو محبوب نہیں بن کر رہنا چاہیے۔

اسکندریہ ۔ میں تم پر اپنی جان و مال نثار کروں گا اور تم سے ہر دشمن کو جو میری سمت سے آئے گا ٹالوں گا تاکہ تو سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

الأَسَدُ وَالثَّعْلَبُ

شیر اور لومڑی

متنعم، خوش عیش، تھاب، ڈرتا ہے، اشرف، جھانکا نزدیک ہوا۔ تمارض، بیمار بنا۔ اعتزل، الگ ہوا، جدا ہوا، متردد، پریشان، تردد کرنے والا۔ تأنس ہم انس حاصل کرتے ہیں۔ عَوّل۔ چیخا رویا، چلایا۔ عوّل علی۔ اعتماد کیا۔

ایک شیر ایک جگہ رہتا تھا جس میں بہت سے درخت تھے۔ اور وہ خوش عیش اور معزز تھا، بیابانوں میں تمام جانور اس کے سخت حملے کی وجہ سے اس سے ڈرتے تھے اور جب بوڑھا اور کمزور ہو گیا اور اپنی طاقت سے شکار نہیں کر سکا جیسا کہ اپنی طاقت کے زمانے میں تھا۔ یہاں تک کہ موت کے نزدیک ہو گیا تو اپنی خوراک حاصل کرنے کے لئے حیلہ کا ارادہ کیا۔ اور بیمار بن گیا اور ایک غار میں الگ رہنے لگا، یہاں تک کہ جب جانور اس کی زیارت کے لئے آتے تو انہیں دھوکے سے مار ڈالتا اور اسے غار کے اندر پھاڑتا اور کھا جاتا اور ایک دن ایک لومڑی آئی

اور غار کے دروازے پر اندر جانے اور واپس ہونے میں تردد کرتے ہوئے کھڑی ہوئی یہاں تک کہ شیر نے اسے دیکھ لیا اور کہا کہ اے ابوالحصین تمہیں خوش آمدید ہو کیا بات ہے کہ تم اندر نہیں آئیں تاکہ ہم تم سے تنہائی اور بیماری کی حالت میں انسیت حاصل کریں اور اگر میں تندرست و سالم ہوتا تو تمہاری ملاقات کے لئے نکلتا اس وجہ سے جو میرے نزدیک تمہاری قیمت اور لحاظ ہے، لومڑی نے کہا میں جانور کے سردار کی عیادت کے لئے آئی ہوں اور میں اندر آنے اور بیٹھنے کے لئے آئی تھی تاکہ اسے دلاسا دوں اور اس کی تکلیف ہلکی کروں، مگر میں بہت سے پیروں کے نشانات دیکھتی ہوں جو اندر گئے اور باہر نہیں آئے، اور اسی لئے میں اپنے سردار کی حالت دریافت کرنے پر بس کرتی ہوں، اللہ سے اس کی سلامتی کی امید رکھتے ہوئے اور پھر وہ اس سے عبرت حاصل کرتے ہوئے واپس ہوئی جو دوسروں کو حاصل ہوا۔

اَلشَّایُ

چائے

منعش، فرحت بخش۔ بری، بیابانی، یغرس، بوتا ہے۔ مغرس، دندانہ دار، یعتبر، مانا جاتا ہے، یُجنیٰ، توڑا جاتا ہے، الحول۔ سال، الخلاصۃ، جوہر، تجفف، سکھائی جاتی ہے، تصدر، برآمد کی جاتی ہے۔

چائے سے ایک فرحت بخش پینے کی چیز بنائی جاتی ہے کھولتے ہوئے پانی کو اس کے پتوں پر رکھنے کے ذریعہ۔

اور اس کا اصل وطن ملک چین ہے اور وہ اب جاپان اور ملک ہندوستان

کے کچھ سمتوں جیسے آسام وسیلون میں پیدا ہوتی ہے۔

اور وہ ابتدا میں بیابانی بھی جھاڑیوں میں بلند پودے اگتے تھے لیکن اب اس کے فائدے پہچان لئے گئے ہیں اور لوگوں نے اس کی کاشت پر توجہ دی ہے وہ اسے خاص باغوں میں بوتے ہیں اور اس کے درختوں کو بڑھنے کے لئے چھوڑ نہیں دیتے بلکہ کچھ چھوٹے ہوں تو انہیں چھانٹ دیتے ہیں تاکہ ان کے پتے بڑھ جائیں۔
اور چائے کے پودے میں سفید دیکھنے میں خوبصورت خوشبودار پھول ہوتا ہے۔
اور اس کے درمیان میں سفید لکیریں ہوتی ہیں اور پتے تو وہ چھوٹے وندانہ دار ہوتے ہیں اور اس کا پودا پورے سال برابر رہتا ہے اور اسی لئے چائے کو سدا بہار پودا مانا جاتا ہے۔

اور درخت سے پتے توڑے نہیں جاتے مگر جب درخت اپنی عمر کے تیسرے سال میں پہونچے، اور سال میں تین بار توڑے جاتے ہیں جبکہ پتے تروتازہ ہوں اور پہلے توڑے بہترین رنگ و خوشبو اور لذت میں بہترین چائے حاصل کی جاتی ہے لیکن دوسرے اور تیسرے دو توڑ میں کم جوہر اور زیادہ کڑوی ہوتی ہے۔
اور پتے چننے کے بعد دھوپ میں سکھائے جاتے ہیں پھر آگ پر اور وہ سکڑ جاتے ہیں پھر بڑے صندوقوں میں رکھے جاتے ہیں اور تجارت کے لئے برآمد کئے جاتے ہیں

المُدَّعِی   شیخی باز

اجمۃ ، جھاڑی ، یختنق گھٹتا ہے۔ المدعی دشمن ، دعویدار ، استلقی ، چت لیٹ گیا

بلدان ، بدن ، الطینۃ ، مردار ، المزاح ، مذاق۔

دو شخص بہت سے درختوں کی ایک جھاڑی میں گندے پس ایک نے زمین پر

درندوں کے پیروں کے نشانات دیکھے اور اپنے ساتھی سے کہا وہ ڈرتا ہے کہ ان پر کوئی درندہ نکلے اور دونوں کو مار ڈالے اور ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں جس سے وہ اپنی حفاظت کریں، دوسرے نے کہا ڈرو نہیں جب تک میں تمہارے ساتھ رہوں تم میری بہادری اور طاقت کی انتہا کو جانتے ہو، اور اس کی بات پوری نہیں ہو پائی تھی کہ دونوں نے آتے ہوئے ریچھ کی آواز سنی تو اس مدعی نے اپنے ساتھی کو چھوڑ دیا اور ایک درخت کی طرف دوڑا اور ریچھ سے فرار ہو کر اس کی چوٹی پر چڑھ گیا اور دوسرا زمین پر چت لیٹ گیا اور اپنی سانس بند کر لیا اور جب ریچھ آیا تو اس کے آس پاس اس کا بدن سونگھتے ہوئے پھرا اور اس میں سانس نہیں پایا اور اس نے سوچا کہ وہ مردہ ہے اور اسے چھوڑ دیا اور واپس ہو گیا کیونکہ وہ مردار نہیں کھاتا۔

اور ریچھ کے جانے کے بعد یہ مدعی درخت سے اترا اور اپنے ساتھی کی طرف آیا اور وہ بڑا شرمندہ تھا اور اس سے مذاق کے طور پر اس کے بارے میں دریافت کیا جو ریچھ نے اس کے کان میں کہا، دوسرے نے جواب دیا یہ دانشمند ریچھ تھا اس نے مجھے بتایا کہ اپنی تعریف کرنیوالا جھوٹا ہے۔ اس کی بات نہیں ماننی چاہئے اور نہ اس پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

اَلْبُبْغَاءُ

طوطا

الف، پایا۔ مانوس ہوا۔ صبیحۃٌ، خوبصورت، یوھم، وہم میں ڈالتا ہے۔

تنھی، پہونچاتا ہے، بکماء، گونگا، القعیدۃ، بیوی، دلہن، قوی، مہمان نوازی، الحقیق

ایک قسم کا ہیرا، ظرف، آنکھ، خدور، پردے، فرط، زیادتی، کثرت۔

میں نے اسے خوبصورت دلکش صاف زبان میں بولتے پایا، وہ پرندوں میں شمار کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کی زبان مجھے وہم میں ڈال دیتی ہے کہ وہ انسان ہے وہ اپنے مالک کو خبریں پہونچاتا ہے اور رازوں اور پردوں کو کھولتا ہے۔ وہ گونگا ہے مگر سنتا ہے جو سنتا ہے اسے فطرتاً دہراتا ہے اس نے اپنے دور ملک سے تمہاری زیارت کی ہے اور تمہارے پاس دلہن کے مانند وطن بنالیا ہے ایسا مہمان ہے جس کی میزبانی اخروٹ اور چاول ہے اور مہمان اپنی آمد پر عزت کیا جاتا ہے تم اس کی پتلی چونچ میں دیکھو گے جیسے عقیق سے موتی چنا جاتا ہو تم اس کی دونوں آنکھوں کو دو نگینے کے مانند دیکھو گے جو روشنی اور اندھیرے میں تابندہ ہیں وہ یکتا ہے جس کے پردے قفس ہیں اسے اپنی قید سے چھٹکارا نہیں۔ تم اسے قید کرتے ہو حالانکہ اس کا کوئی گناہ نہیں اور یہ انتہائی محبت کی وجہ سے ہے۔

اَلصَّابُوْن

صَابُن

صالح ایک دن اپنا دونوں ہاتھ صَابُن سے دھو رہا تھا اور اس نے تعجب کیا کہ کیسے تیل کو زائل کر دیتا ہے، اس نے اس کے بارے میں جاننے کے لئے اپنے چچا پر بھروسہ کیا جو ایک استاد تھا جو وقتاً فوقتاً اس کے والد کی زیارت کیا کرتا تھا اور جب اس کا چچا حاضر ہوا تو اس سے درخواست کیا کہ اسے بتائے کہ صابن کیسے بنایا جاتا ہے اور کیسے چکناوٹ کو زائل کرتا ہے، تو اس نے نوکر کو

ایک فرش دیا اور اسے دو! فروش سے تھوڑا سا سوڈا خریدنے کا حکم دیا۔ اور جب نوکر اس کے ساتھ حاضر ہوا تو استاذ نے اسے پانی کا ایک پیالہ حاضر کرنے کا حکم دیا۔ پھر سوڈے کو پیالے میں رکھا اور اسے پلٹنے لگا یہاں تک کہ سوڈا گھل گیا، پھر صالح سے طلب کیا کہ اسکے پاس ایک شیشے کا برتن آدھا تیل سے بھرا ہوا لائے اور جب وہ لایا تو استاذ نے صالح سے سوال کیا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ پانی تیل میں مل جائیگا، صالح نے کہا تیل اوپر آجائیگا کیونکہ وہ پانی سے ہلکا ہے۔ پھر استاذ نے گھلے ہوئے سوڈے کو شیشی میں تیل پر انڈیل دیا اور اسے دیر تک زور سے ہلاتا رہا، صالح نے دیکھا کہ سوڈا تیل میں مل رہا ہے اور ایک نئی چیز بنا رہا ہے جو اپنے رنگ میں تیل کے مخالف ہے پھر دو منٹ شیشی کو زمین پر رکھدیا، یہاں تک کہ سیال چیز کا ہلنا ساکن ہوگیا، پھر صالح نے شیشی کی تہ میں کچھ پانی دیکھا جس پر ایک نیا مادہ اترا ہوا تھا۔ اس میں سے تھوڑا سا اپنے ہاتھ میں لیا تو یکایک وہ نرم اور چھونے میں ملائم صابن جیسا تھا، پھر اس سے اس کے چچا نے کہا، اے صالح یہ صابن ہے مگر یہ کہ اس میں کچھ پانی ہے جو جوش دینے سے الگ ہو جائیگا پھر جب ٹھنڈا ہوگا تو جم جائیگا اور اس کے بعد دونوں اسکو جوش دینے لگے، اور جب ٹھنڈا ہوگیا تو صالح نے تیار صابن لیا اور اس سے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اس کے بعد کہ اسے تیل سے چکنا کر لیا اور وہ خوش تھا اس چیز سے جو حاصل کیا۔

اَلصَّابُوْنُ صابن (۲)

یترقب، انتظار کرتا ہے، جید لسك، ملتا ہے۔ یعوض، بدلے میں دیا جاتا ہے، اما علیٰ ہا

صالح نے اپنے چچا کے نکلنے کے بعد یاد کیا کہ یہاں کچھ چیز ہے جسے اس نے جاننا

چاہا، اس سے رہ گیا کہ وہ اس کے بارے میں اپنے چچا سے سوال کرے اور وہ
اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ وہ ایک روز حاضر ہوا اور اسے
سلام کرنے کے بعد اس سے درخواست کی کہ اسے صابون کے چکناوٹ دور کرنے
کی وجہ بتائے، تو اس کے چچا نے اسے تھوڑا سا تیل حاضر کرنے کا حکم دیا اور جب حاضر
کردیا تو اس سے طلب کیا کہ اسے اپنے دونوں ہاتھ سوکھے صابون سے پانی استعمال
کئے بغیر ملے۔ اور اس سے سوال کیا کہ اس ملنے سے چکناوٹ دور ہوئی، اس نے
کہا نہیں، پھر اس سے سوال کیا کہ اسے زائل کرنا چاہو تو کیا کروگے؟ اس نے کہا
پانی سے کام لوں گا اس کے چچا نے کہا، ہاں پانی سے کام لینا ضروری ہے کیونکہ
صابن اس سے بڑھ کر کہ پانی میں حل ہوجائے چکناوٹ کو اس میں حل ہوجانے
اور مل جانے کے قابل بنا دیتا ہے۔ اور وہ ہاتھ سے صابن تک اس جھاگ
میں آجاتا ہے جسے تم پہلے صاف دیکھتے ہو۔ پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر ملنے
سے میلا ہوجاتا ہے اور یہی میلا جھاگ پانی سے دور ہوجاتا ہے اور ہاتھ صاف
ہوجاتا ہے اور کبھی زیتون کے تیل کے بدلے چربی یا تیل اس کے سیال ہونے
اور سوڈے کا محلول شامل کرنے کے ساتھ ڈال دیا جاتا ہے اور وہ جوش مارتا ہے
پھر اس سے صابن بنایا جاتا ہے۔ اسی طریقہ سے جو میں نے تم سے ذکر کیا اور
جان لو کہ اچھا صابن وہ ہوتا ہے جس میں پانی کی مقدار کم ہو، اسی لئے صابن
سوکھا کرکے خریدنا چاہئے۔ اور چونکہ ثابت ہے کہ صابن پانی میں حل ہوجاتا ہے
اس لئے ضروری ہے کہ اس کے استعمال کے بعد اس میں چھوڑا نہ جائے،
اور مصر کے اطراف کے تمام شہروں میں صابن تیار کیا جاتا ہے۔ جیسے
اسکندریہ اور زقازیق وغیرہ ہیں۔

الأرانب

خرگوش

ث

يذعر، ڈرایا جاتا ہے، اسراب، ریوڑ، جھنڈ، للیعۃ، متکئۃ، ٹیک لگا کر
الخلفیتان، دونوں پچھلے، ابن آوی، گیدڑ، ابن عرس، نیولا،

زینب ۔ یہ خرگوش کتنا خوبصورت ہے؟

عائشہ ۔ میں دیکھ رہی ہوں تم سے نزدیک ہو رہا ہے، اے زینب گویا وہ تمہیں پہچانتا ہے اس لئے کہ میں جانتی ہوں کہ خرگوش اپنے اوپر انسانوں سے بے خوف نہیں ہوتا اور وہ بڑا بزدل ہے ذرا سی جنبش سے ڈر جاتا ہے

زینب ۔ ہاں وہ مجھے پہچانتا ہے اور اکثر برسم اور گھاس میرے ہاتھ سے کھاتا ہے اور اگر تو چپ کھڑی ہو جاؤ تو دسیوں خرگوش دیکھو گی جو پڑوس کے کمرے سے نکلیں گے۔

عائشہ ۔ تب ہمیں چپ رہنا چاہیئے تا کہ ان کی بڑی تعداد دیکھیں اور بہتر ہے کہ ہم دور کھڑے ہوں تا کہ ہم سے خوفزدہ نہ ہوں۔

زینب ۔ وہ یہ جھنڈ در جھنڈ نکل رہے ہیں گویا کہ پہلے خرگوش کو اپنے جاسوس کے طور پر بھیجے تھے۔

عائشہ ۔ زینب تالی بجاؤ۔ تا کہ انہیں ڈر کر اپنے کمرے کی طرف دوڑتے دیکھو۔

زینب ۔ ان کی رفتار کتنی اچھی ہے. اے عائشہ! تم دیکھ رہی ہو کیسے اپنے پچھلے پیروں پر ٹیک لگا کر کود رہے ہیں اور لمبی کود ان کو دیتے ہیں.

عائشہ ۔ ہاں اور میں جانتی ہوں کہ خرگوش کے دونوں پچھلے پیر لمبے ہوتے ہیں اور یہ کہ اسے کود کر تیز دوڑنا ممکن ہو. تاکہ وہ گیدڑ اور لومڑی اور نیولا وغیرہ جانوروں سے فرار ہو جائے جو اسے شکار کرتے ہیں۔

حِیلَةُ العَنکَبُوتِ

(مکڑی کی تدبیر)

حافۃ، کنارہ، یلاحظ، دیکھتا ہے۔ منفذ، نکلنے کا راستہ، خاب، ناکام ہوا۔ لعاب، تھوک، ایقن۔ یقین کیا۔

ایک شخص نے ایک لاٹھی لیا اور اسے پانی کے ایک تالاب میں اس کے کنارے کے نزدیک گاڑ دیا۔ پھر ایک مکڑی پکڑی اور اسے لاٹھی کے کنارے پر رکھ دیا اور دیکھنے لگا کہ مکڑی اس جزیرے سے نکلنے کے لئے کیا تدبیر کرتی ہے۔

وہ لاٹھی کے اوپر سے دھیرے سے اتری یہاں تک کہ پانی کے پاس پہونچی اور دیکھا کہ راستہ بند ہے۔ اور لاٹھی کے آس پاس پھرنے لگی اس امید پر کہ کوئی نکلنے کا راستہ پا جائے۔ اور جب اس کی کوشش ناکام ہوئی تو لاٹھی کے اوپر کیطرف واپس ہوئی۔ اور تھوڑی دیر بغیر ہلے ٹھہری گویا وہ غور کر رہی ہو کسی تدبیر کے بارے میں جو اسے اس کی قید سے رہائی دے۔

اور آخیر میں اپنے پیٹ سے ایک لمبا دھاگا نکالا اور اسے لاٹھی کے اوپری

حصّہ سے چپکا دیا اور دوسرے کو ہوا میں اڑتے چھوڑ دیا اور وہ انتظار کر رہی تھی کہ اللہ اس کے ساتھ کیا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تالاب کے کنارے ایک چھوٹے سے درخت پر پڑا اور اس سے چپک گیا۔ پھر اس نے اس پل کو جسے بنایا تھا پار کیا اور خشکی تک سلامت اور خوش ہو کر پہونچی۔

اور جب اس شخص نے اسے دیکھا تو یقین کر لیا کہ اللہ نے کسی جانور کو خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو اس کے بغیر نہیں پیدا کیا ہے کہ اس کے اندر ایسی چیز رکھے جس سے وہ خود اپنے معاملے کی تدبیر کر سکے۔

اَلْمَاءُ

(پَانی)

اکوام۔ ٹیلے۔ مستو۔ برابر۔ مستدیرۃ، گول، الوعاء، برتن، سوائل بہنے والی۔ رواں۔

محمد اور محمود دریا کے کنارے گئے اور بیٹھے ریت کے بڑے ٹیلے بنانے میں مقابلہ کرنے لگے، پھر ان دونوں کے باپ حاضر ہوئے اور دونوں جو کام کر رہے تھے دیکھا اور ان دونوں سے درخواست کی کہ وہ ریت کے بدلے پانی کے ٹیلے بنائیں اور انہیں پانی سے بھرے دو گڈھے بتائے اور کھڑے دونوں کو دیکھنے لگے اور دونوں میں سے ہر ایک نے پانی کو ٹیلہ بنانے کا قصد کیا مگر کامیاب نہیں ہوئے پھر محمد نے اپنے والد کی طرف دیکھا اور کہا۔ اے والد میں قدرت نہیں رکھتا کہ پانی سے ٹیلہ بناؤں، کیونکہ جب ایک لپ لیتا ہوں اور اسے پانی پر رکھتا ہوں

توپانی اطراف کی طرف اتر جاتا ہے بغیر اس کے کہ پانی ایک دوسرے کو روک سکے جیساکہ ریت میں ہوتا ہے۔

باپ نے کہا یہ درست ہے کیونکہ پانی ہمیشہ نیچے کی طرف رواں رہتا ہے تاکہ اس کی سطح برابر رہے اور ان دونوں کی نظر سمندر کی سطح کی طرف پھر دیا اور اس کے بعد دونوں کے والد نے ایک گول گڈھا کھودا پھر دوسرا چوکور اور تیسرا تین کور اور چوتھا لمبا، اور وہ پانی اپنی دونوں ہتھیلیوں سے لیتے اور اسے ہر گڈھے میں رکھتے تھے اور ان دونوں سے اس کی شکل کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔ اور جب اخیر تک پہونچے تو محمود نے کہا اے میرے والد پانی کی شکل اس برتن کے کے شکل کے مشابہ ہوتی ہے جس کے اندر ہو۔ والد نے کہا۔ ہاں اے محمود! تم نے درست بتایا۔ اور مکان میں کون سی چیز ہوتی ہے جو پانی کے مشابہ ہوتی ہے؟ اس نے کہا سرکہ اور روغن زیتون۔ اور چائے کا شربت اور قہوہ اور کافی، پھر والد نے کہا، ان سب کا نام سیال چیزیں ہے پھر اس کے بعد سب اٹھے اور اپنے مکان کی طرف لوٹ گئے۔

اَلغُرَابُ وَالجُرَّۃُ

(کوّا اور مٹکا)

جرۃ، پانی کا برتن، غور، تہ، جوف، شکم، اندر، وَضَحَ، ظاہر ہوا، کھل گیا۔

ایک کوا پیاسا ہوا اور پانی پینا چاہا اور اپنے آس پاس کی ہر سمت میں پانی ڈھونڈنے لگا اس کی کوشش ناکام ہوئی اور اس نے نہیں پایا مگر ایک مٹکا

جس کی تہ میں تھوڑا سا پانی تھا اس نے اس کی گہرائی کی دوری اور اس کی گردن کی لمبائی کیوجہ سے اس تک پہونچنے کی طاقت نہیں رکھتا اور لیکن اسکی پیاس سخت ہوئی۔ اور اس نے اپنی فکر کو کسی تدبیر کے بنانے میں لگا دیا، جس سے پانی اس تک اٹھ جائے۔ وہ برابر پانی تک پہونچنے میں بے بس رہا اور ارادہ کرلیا کہ جگہ کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اس مٹکے سے پی لے، اور اپنے جی میں سوچا۔ اگر ارادہ سچا ہے تو راستہ کھلے گا۔

اس وقت اپنے آس پاس توجہ کیا اور بہت سے چھوٹے پتھر دیکھے اور ان کے پاس گیا اور اپنی چونچ سے ایک کو پکڑا اور اسے مٹکے میں ڈال دیا اور پانی تھوڑا بلند ہوگیا پھر وہ واپس ہوا اور اس کے سوا لایا اور پانی کا اٹھان بڑھ گیا۔ اور اس نے جان لیا کہ اگر اپنا یہ کام برابر کرتا رہا اور اس کی کوشش کرتا رہا تو اپنے مقصد کو پہونچے گا اور اپنی پیاس بجھالے گا۔ اور وہ پتھر لیجاتا رہا اور اسے مٹکے کے اندر ڈالتا رہا اور اسمیں پانی تھوڑا تھوڑا بلند ہونے لگا، یہاں تک کہ اخیر میں اس کے لئے ممکن ہوگیا کہ اس تک پہونچے، پھر اس نے پانی پیا یہاں تک کہ اپنے صبر اور کوشش کے بعد سیراب ہو گیا۔

اَلذَّهَبُ

(سونا)

اسورۃ، کنگن، معاصم، کلائیاں۔ اقراط، بالیاں، الحلی، زیورات۔
اغوتی، فریفتہ کردیا۔ النفیس، عمدہ، بریق، آب وتاب، سلامی، جوڑ، محسور، تھکا ہوا۔
عورتیں زینت کی طرف مائل ہوتی ہیں اور سونے کے کنگن بناتی ہیں جسے

اپنی کلائیوں میں پہنتی ہیں۔ اور بالیاں جسے اپنے کانوں سے لٹکاتی ہیں اور یہ زیورات بیش قیمت ہوتے ہیں اسے ان میں سے مالدار عورتیں ہی حاصل کرتی ہیں، کیونکہ سونا کمیاب جوہر ہے۔ جسے لوگ زمین کے اندر سے محنت و تکان سے نکالتے ہیں اور اس کے لئے باریک ساخت کے بیش قیمت آلات کام میں لاتے ہیں، یہ معدن امریکہ وافریقہ اور آسٹریلیا کی متعدد سمتوں میں پایا جاتا ہے اور جب لوگ کسی جگہ کسی کان کے ظاہر ہونے کو جانتے ہیں تو اپنی اولاد اور اپنے اہل وعیال کو مال کی ہوس میں اپنے پیچھے چھوڑ کر اس کی طرف جماعت در جماعت اور اکیلے اکیلے دوڑ پڑتے ہیں تو کچھ اپنے مقصد کو پاتے ہیں اور کچھ درماندہ ناکام واپس ہوتے ہیں۔ اپنے زرد رنگ کی صفائی اور آب وتاب کے حسن کی وجہ سے اس عمدہ کان نے سب لوگوں کو فریفتہ کر رکھا ہے اس لئے کہ وہ زنگ نہیں کھاتا۔ اور وہ لوہے سے سخت ہے اور پیٹنے اور بڑھانے میں اس سے نرم ایسے کہ اسے بہت باریک اوراق کی طرح پیٹنا ممکن ہے۔ اگر ان میں سے پندرہ ہزار ایک کے اوپر ایک رکھ دیا جائے تو اس کی موٹائی ایک انگلیوں کے جوڑوں کی لمبائی سے زیادہ نہیں ہوتی اور ایسے ہی اس سے بال سے باریک تار بنائے جاتے ہیں۔ اور سخت آگ سے مشکل ہی سے پگھلاتی ہے اور جب ٹھنڈا ہو جائے تو اپنی پہلی سختی پر لوٹ آتا ہے۔

الدراسة الحميدة

شرح

القراءة الرشيدة

دوم

مرتب

ابو مسعود قمر

محمد یعقوب

Rs. 50.00

الدّراسه الحَميدة

شرح

القِراءَةُ الرّشيدة

Rs. 50/-